کلامُ الاِمامْ اِمامُ الکلامْ

الحمد للہ

کہ یہہ یادداشت مجوزہ

جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب سید محمد ابو المنصور القاہ اللہ فی اتم خیر و سرور

دام ظلہم ردّ نصاریٰ

کے واسطے

در مطبع فاروقی باہتمام سید محمد معظم عفی عنہ مطبوع شد

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

(آل عمران ع ۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنی اور تم لوگ برا کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کی سوا کہ وہ بھی اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھے کہنے (سورہ انعام ع ۱۳) مطلب یہ کہ تم لوگ بتونکو برا کہو ایسا نہو کہ اوسکے جواب مین بت پرست تمہاری خدا کو برا کہہ بیٹھین۔ ہم لوگونکو جورد نصاریٰ کا وعظ کرتے مین اس دستور العمل کا لحاظ رکہنا ضرور ہے چونکہ تردید دلائل مخالفین اسلام اسی لیے جماعت انصار اللہ پر واجب ہی کہ اسلام کے فضائل لوگون پر ظاہر ہون یہہ کام صرف حامیان دین اسلام و پیروان حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے بس چاہیے کہ ہم اوسی دستور پر جو حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمادیا ہی چلین اور اوس سے ہرگز تجاوز نکرین کیونکہ جو شخص مسلمان نہو اوسکی ذمہ یہہ خدمت ہرگز نہین ہے اور اسلام کی شرط تو یہی ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ کہ اوترا ہم پر اور جو اوترا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط پر اور جو دیا گیا موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیون کو اونکے رب کیطرف سی لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

ہنین فرق کرتے درمیان ایک کے اونمین سی اور ہم اوسکی اوسکی فرمان بردار ہین (آل عمران ع ۹)
اور چونکہ اسکے خلاف کرنیوالا اسلام سی خارج ہی یعنی جو کوئی اگلی انبیا علیہم السلام مین سی کسی
ایک کو برا کہی وہ مسلمان ہرگز نہین ہی کیونکہ بالاتفاق کسی نبی کو برا کہنیوالا کافر ہے
(مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی سنہ ۱۳۰۰ ہجری صفحہ ۱۴۸) پھر لکھا ہی کہ جو مسلمان مرتد
ہوجائے اوسکی توبہ مقبول ہی لیکن کسی نبی کو برا کہکر جو کافر اور مرتد ہوا ہی اوسکی توبہ ہرگز
قبول نہین ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا حق توبہ سے بخشا جاتا ہی اور حق العباد کیواسطی توبہ ممکن نہین
(ایضاً صفحہ ۱۵۰) پھر لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام مین سے ہر کسی کا بی ادبی اور استخفاف
کفر ہی اوسکا فاعل خواہ حلال جانکر مرتکب ہوا ہو یا حرام جانکر (ایضاً صفحہ ۱۵۸) جیسا
کہ فرمایا حقتعالیٰ نے إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا
بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا
یعنی بالتحقیق جو لوگ منکر ہین اللہ سی اور اوسکی رسولون سے اور چاہتی ہین کہ اللہ اور اوسکی رسولونمین
فرق ڈالین اور کہتی ہین کہ ہم مانتی ہین بعضونکو اور بعضونکو نہین مانتی اور چاہتی ہین کہ نکالین
ایک راہ اوسکی بیچمین ہیمے لوگ ہین کافر سچ مچ انتہی (نساء ع ۲۱) ایسی شخص کو دلائل نصاریٰ
کا رد کرنا اور حمایت اسلام کچھہ بھی جائز نہین تاکہ اپنی اوپر اور گناہ ہونگا بوجہہ زیادہ کری اور ایسی
شخص کو رد نصاریٰ کرنیسی کیا فائدہ جبکہ وہ آپ ہی مسلمان نہ رہا تو اسلام کی حمایت مین اوسکی کوششین
کیا بکار آمد ہو سکتی ہین کوئی شخص مخالفین اسلام کو قائل کری اور اپنا ہی ایمان کھو دے تو اوسی
حمایت اسلام سی کیا نفع حاصل ہوا کیا ہمین نے یہود و نصاریٰ پر اعتراض پیدا کئے ہین اور خدا نے
اپنے کلام مین اونکی عقاید کی خرابیان نہین ظاہر کین اور باوجود اسکی قرآن مین کہین کسی نبی کے
نام کے تحقیر اور اہانت کا نشان بلکہ اشارہ تک نہین ہی مگر ہر مقام پر انبیا علیہم السلام کے
تعریف اور اونکی فضائل مرقوم ہین اور چونکہ حقتعالیٰ کو اپنی علم قدیم سے معلوم تہا کہ ایک زمانہ مین
لوگ ایسی ہونگی جو حضرت انبیا علیہم السلام کی عظمت نسمجہینگے اسلئے ہمیشہ کیواسطی یہہ دستور العمل

مقرر کر دیا کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الآیہ مفسرین نے اسکے شان نزول مین
لکہا ہی کہ مشرکان قریش نے حضرت رسول اللہ صلعم سی کہا کہ ہماری بتونکو برا نکہو ورنہ ہم بہی تمہارے
خدا کو برا کہینگے اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تفسیر حسینی
اب غور کرنا چاہی کہ جو برا کہنے کے لائق ہین جب انکو برا کہنی سی خدا نی منع فرمایا تو جو لوگ برا کہنے
لائق نہین بلکہ ہر حال مین ادب و تعظیم کے سزاوار ہین اونہین برا کہنا کسقدر زیادہ عذاب اور خرابی
کا باعث ہوگا معاذ اللہ نصاری نے غلو کر کے حضرت عیسی ع کو خدائی کے درجہ مین مان لیا ہے
اور ان لوگون نے تعصب کر کے حضرت عیسی ع کی مدارج نبوت کا لحاظ نہ کیا بس بے ایمانی مین ان
دونونکا حال برابر ہوگیا نہ وہ اپنی حد پر رہی اور نہ یہہ ذرا تامل کرنیسی معلوم ہوتا ہی کہ اہل یہود
راندۂ درگاہ اسی باعث سی ہوئی کہ اونہون نے حضرت عیسی ع کی مراتب کا ادب نکیا تہا پہر جو کوئی
مسلمان ہوکر حضرت عیسی ع کی عظمت کا لحاظ نرکہے وہ کب مقبول بارگاہ ہو سکتا ہی اگرچہ اشارتا
اور کنایۃ بہی اہانت انبیاء علیہم السلام ظاہر ہو مگر وہ بہی صریح کفر ہی افسوس کہ بعضی مسلمان حمایت
اسلام سی بے پروا ہوکر خدا کی رحمت اور رسول اللہ صلعم کی شفاعت سی محروم ہوئی کیونکہ کوئی
عبادت اسکی برابر نہین کہ دین اسلام کی فضیلت مخالفین اسلام کے روبرو ظاہر کیجائے
اور کسی بات مین خدا کا غضب اس سے زیادہ بندو پر ظاہر نہین ہوتا کہ خدا اور رسول کیواسطی
غیرتمندی اونمین نپائی جائے بلکہ جو دین اسلام کا ترقی خواہ نہین اوسکی نہ نماز خدا کیواسطی ہے
اور نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ جنانچہ مظاہر الحق ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری
مین یہہ حدیث مرقوم ہی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل
الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یا رب ان فیھم عبدک
فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبھا علیہ وعلیھم فان وجھہ لم یتمعر فی ساعۃ قط
یعنی اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام
کے یہہ کہ اولٹ دی شہر ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہی مع اہل اوسکی

پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اون لوگوں مین بندہ تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اوسنی
تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اس لیے کہ منہ
اوس بندہ کا نہیں متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کی ایک ساعت ہرگز انتہی اور بعضی
مسلمان جو حمایت اسلام مین سرگرم ہوتی حضرات انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرکے اسلام اور
ایمان سی خارج ہوتی ہین اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ یعنی خبردار ہو
تحقیق وہ ہین فساد کرنیوالی لیکن نہین سمجھتی (البقرع ۲) اندنون بعضی مضامین اخبار و اہل
بعضی غیر رد نصاریٰ کی زبانی اور بعضی رسایل رد نصاریٰ مین حضرت عیسیٰ کے نسبت ایسی الفاظ
نامناسب دیکھے اور سنی کہ جو نہ کبھی دیکھی تہی اور نہ سنی تہی اگرچہ یہہ سچ ہی کہ مسلمانون نے
یہہ سخت زبانی صرف عیسائیون سی سیکھی ہے کیونکہ اول اسلام اور پیغمبر اسلام صلعم کو برا کہنی والے
ان ملکوین بھی لوگ ظاہر ہوئی اور اس سبب سے ہی کہ وہ لوگ حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو سچا نبی نہین جانتے ہین مگر مسلمان تو حضرت عیسیٰ کی نبوت کا عقیدہ رکھتی ہین
اونھین کفر بکنا کیونکر جائز ہوگا اور کیا ضرور ہی کہ عیسائی واعظ جو کچھ ناروا کلام کرین
ہم بھی اس بدزبانی مین اونہین کے مانند ہو جائین تو ہم مین اور اون مین پھر فرق کیا باقی رہیگا
اور وقتی اس بدزبانی کے بانی ان ملکون مین صرف انجیلی واعظ ہوئی ہین چنانچہ شمس الاخبار
مطبوعہ ستر دہم ماہ جون ۱۸۷۳ع نمبر ۶ جلد ۵ مین جو امریکن مشن لکھنؤ کی پادری صاحبون
کیطرف سے طبع ہوتا ہی اوسکی صفحہ ۸ و ۹ مین لکھا ہی کہ مین نا انصافی نکرونگا کہ بعض
عیسائیون کی تحریرین بھی زہر آلود ہین اور اونکو دیکھتی ہوئی ہمکو خود ناگوار معلوم ہوتا ہی
جہ جای اہل اسلام صاحبونکو — بڑی سخت تحقیقات اور شدت کی چھان بین سی معلوم ہوا
کہ اس ہند مین حکومت کی زعم مین یا کسی اور خیال سی پہلے یہہ معاملہ عیسائیون سی شروع ہوا
پھر اہل اسلام کو تاب صبر اور تحمل اور بردباری کہان چنانچہ دونون قومون کی ایسی بحث اور مکابرہ کا
حال جو ہند مین ہو رہا ہی تاسف کے قابل اور رو دینی کے لائق ہی انتہی تمت کلامہ

اور یہہ بھی سمجھ رہی کہ بعض بد وضع عیسائیون کی سخت گالیان سنکر یا اونکی تصنیفات مین
اسلام کے ہجو دیکھکر طبیعت قابو مین نہین رہتی اور بیساختہ زبان سی سخت کلام نکل آتی
ہین لیکن ایسی حالت مین اگر ضرور ہو تو اونہین عیسائیون کو الزام ثابت کرکے خوب
ملامت کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی عیب سی واقف ہوکر پشیمان ہون مگر حضرت عیسیٰ ع
کو عیسائی بدزبانون کی عوض مین اہانت کیساتہہ یاد کرنا نچاہیی کیونکہ حضرت عیسیٰ ع اور
حواریون نے ہمارا کچہہ نہین بگاڑا ہے مثل تو یہہ مشہور ہی کہ دہوبی سی کچہہ بس نچلا
تو گدہی کے کان مروڑی مگر یہہ لوگ وہ ہین کہ گدہی سی کچہہ بس نچلا تو دہوبی کی کان
مروڑتی ہین اس الٹی سمجہہ کا کون انصاف کرے ہم لوگ عیسائیونکو جو اسلام اور پیغمبر اسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کرتے ملزم ٹھیراتی اور قائل کرسکتی ہین اور حضرت عیسیٰ ع
اور حواریون کو ملزم ٹھیرا نہین سکتی بلکہ ہماری ایمان کا نشان تو یہہ ہی کہ اگر کوئی
دوسرا حضرت عیسیٰ ع کو برا کہی تو ہم اوسی سخت ملامت اور قائل کرین اور یہہ ہمارا ہی
منصب ہے نہ یہہ کہ نصاریٰ کا جو حضرت عیسیٰ ع کے حقیقی مراتب کو بالکل نہین جانتی
اب معلوم کرنا چاہیی کہ واعظ ردّ نصاریٰ کے لئی کیا کیا احتیاطین ضرور ہین ۱ اپنی
زبان کو ہمیشہ نرم اور گفتگو صاف رکہی کیونکہ یہ لوگ مساکین اسلام ہین ہمین نچاہیی کہ
معذورون کیطرح سی ایسی سخت زبانی اور پیچیدہ بیانی کرین جس سے سننی والون کو جو انصاف
پسند ہین کچہہ ناگوار گذری اور اسیطرح کا فساد برپا ہوکر دین اسلام کی حمایت سی باز رکہی
۲ عیسائی واعظین کی بدزبانی اگرچہ کیسی ہی دل پر شاق ہو جاے مگر انبیا علیہم السلام
مین سی کسی کے شان مین اپنی طرف سی کبہی ایک حرف بہی بی ادبی کا زبان سی نہ نکالین
تاکہ اپنا ایمان جاتی نہ پائی ہان کبہی شاذ و نادر عیسائی کتابون سی اگر حضرت عیسیٰ ع
اور حضرات حواریون کی صحیح صحیح طور پر اونہین مطالب سے جو عیسائی علمانی لکہی ہین بجائے اول
بعض مضامین خلاف قیاس عیسائیون کو ملزم ٹھیرانی کے لئے اونہین کے قول سی لکہی جائین

تو نقل کفر کفر نباشد تاکہ ہمارا ادب اور اونکا ناروا قیاس حضرت عیسیٰؑ کی نسبت سبکو معلوم ہو جائی لیکن نہ یہہ کہ سخت زبان عیسائیون کے جواب مین خواہی نخواہی ڈہونڈہ کر وہی الفاظ لائین جسمین انبیاء علیہم السلام کی اہانت ہماری دلائل کا ثبوت ہو کیونکہ عیسائی لوگ سمجھتی ہین کہ ہم جو رد اسلام کا وعظ یا کتابین تصنیف کرتی ہین ان سب تدبیرون سی اگر کوئی مسلمان عیسائی جماعت مین شامل ہو گیا تو ہمارا پورا مطلب حاصل ہوا اور اگر کوئی مسلمان عیسائی مذہب سے نفرت کر کے رد نصاری پر آمادہ ہوا اور اس جوش و خروش مین اگر اوسنی حضرت عیسیٰؑ کو برا کہنا شروع کیا تو بھی ہمارا آدھا مطلب حاصل ہوتا ہی کیونکہ اگرچہ وہ مسلمان عیسائی نہین ہوا لیکن حضرات انبیاء علیہم السلام کو برا کہکر اپنی ہی شریعت کی بموجب مسلمان بھی نہین رہا پس عیسائی مقصد ہر طرح پر حاصل ہے پس مسلمانونکو چاہئی کہ ایسی مقام پر خوب احتیاط اور خبرداری سی ایمان کو تھامی رہین تاکہ یکی نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ نہو۔

۲ واعظین رد نصاری کو چاہئی کہ اپنی تحریر و تقریر مین ایسی تہذیب اور صداقت اور نرمی کے عادت کرلین کہ مخالف کو اوسکی مقابل مین بدزبانی کا موقع ہی نملی اور باوجود اسکی اگر کوئی عیسائی اوسکی جواب مین سخت سست باتین استعمال کرے تو اوسکی قائل کرنی کے تکلیف سی ہم بچین گے بلکہ جو کوئی دیکھیگا خواہی نخواہی اوسی ملامت کریگا اور ہماری گفتگو سب پر تاثیر کر جائیگی کیونکہ خوشنودی ارواح انبیاء علیہم السلام کی برکت ہماری ساتھہ ہوگی اور رد نصاری کا ثواب پورا ہمین ملیگا ذرا غور کرو تو معلوم ہو کہ وہ کونسا مضمون بھی جو نرمی کیساتھہ ہمسی ادا نہین ہو سکتا پھر کیا ضرور بھی جو بی سخت زبانی کیے ہم جواب ہی ندیسکین بلکہ ہم لوگ اگر اپنی پست حالی پر نظر کرین تو ہماری حالت خود اسکی مقتضی ہے کہ ہم کسی سی سخت زبانی نکرین چہ جائیکہ انبیاء علیہم السلام کو برا کہین جو دنیا اور عاقبت کی خرابیون کا باعث ہی اور یہہ بھی یاد رکہنا چاہئی کہ جبتک ہم کسی بدزبان کو سخت جواب نہین دیتی فرشتی ہماری طرف سی اوسپر لعنت کرتے ہین اور جب ہم نی بھی بدزبانی کی پھر فرشتی خاموش ہو جاتے ہین۔

۴ توریت وانجیل سی جب کوئی اعتراض پیش کریں یا ان کتابوں کی مضامین مین کچھ نقص نکالیں تو چاہیئے کہ اونکی مفسرین کی بیان پر پہلی خوب غور کرلیں اور جہان تک ہوسکی اونکی تفسیر کے بیان کی رعایت ملحوظ رکھیں کیونکہ کوئی عیسائی کسی آیت قرآن کی تفسیر خلاف ہماری سلف و اونکے بیان کرے تو ہم اوسی کب مانینگے اسیطرح عیسائیون کی مقابل مین علماء نصاریٰ کے بیان کی رعایت ضروری ہے تاکہ پھر عذر کی گنجایش نرہی۔

۵ اسلام کے فضائل عیسائیون کی سمجھ کے مطابق بیان کرنا چاہیئے اگر ہم اپنی سمجھ کے مطابق بیان کرین تو عیسائیونکو کب یقین آیگا۔

۶ تحقیقی جواب مین عیسائی علماء معتبر اور مقبول کے اقوال پیش کرنی چاہئین تاکہ مخالف کو تسلیم کرنے سی چارہ نہو اور جوابات الزامی مین جنکا اثر طرف ثانی کے دلپر ہونا یقینی ہنین ہے ہر قسم کے علماء اہلکتاب کے اقوال پیش کرنا ناجائز نہین ہے۔

۷ رد نصاریٰ لکھنے اور وعظ یا مصنف پر واجب یہہ ہے کہ جو کچھہ وہ کہی یا لکھی کتاب سی اور خاصکر مخالف کی معتبر کتابون سی ہو اپنی نفسانی جھگڑونکو ایسی مقام پر درمیان مین نہ لائے جیساکہ حق تعالیٰ اپنی نبی کی صفت بیان فرماتا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

۸ تحریر یا تقریر مین خدا و رسول کی خوشنودی مقصود ہو نہ یہہ کہ اپنی نام ہووے یا اپنا قابلیت کیونکہ ایسی حالتین اکثر حق سی چشم پوشی ہو جاتی ہے اور ضرور دلمین غرور پیدا ہوتا ہی۔

۹ وہ مطلب خیز عبارت جو نقص سے خالی اور ادب و متانت سی مملو ہو اور فصیح عبارتسی بہتر ہے جسمین بیہودہ صفات بنائی جاتی ہی۔

۱۰ انبیاء علیہم السلام کے اہانت کیواسطی ملحدون کی قول کو اپنی بیان کی آڑ بنانا چاہیئے تاکہ اوس پردہ مین اپنی بدزبانی کا مزہ آئین کیونکہ عالم الغیب سے کوئی امر پوشیدہ نہین ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط

الحمد للہ کہ نسخہ ہذا بتاریخ چہارم جمادی الاول ۹ سنہ ۱۲ ہجری روز دوشنبہ وقت اشراق باختتام رسید